بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاہور ۱۳ رماہ امان ۹½ بجے شب بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی ڈاڑھ میں شدید درد ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔

قادیان ۱۳ رماہ امان ۔ یہ خبر خوشی کیساتھ سنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کے ہاں آج چار بجے بعد دوپہر لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ احباب زچہ اور بچہ کی صحت وسلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۲ | ۱۵ رماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۱۵ رمارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۶۲

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

جماعت احمدیہ لاہور کا عظیم الشان جلسہ اور انوار آسمانی کا پُر کیف نزول

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا حلفیہ اعلان کہ خدا نے مجھے مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے

قادیان ۱۳ رماہ امان ۱۳۲۳ ہش ۔ جماعت احمدیہ کے ہزاروں افراد نے کل لاہور میں پٹیالہ ہاؤس کی وسیع اراضی پر اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید اور آسمانی انوار کے نزول کا جو پُر کیف نظارہ دیکھا۔ وہ زندہ خدا کا ایک زندہ نشان تھا جو آسمان سے نازل ہوا۔ اور ایک نور کی چادر بن کر تمام جلسہ گاہ پر چھا گیا۔ یہ ایک ایسا نشان تھا۔ جو ہزاروں خوش بخت انسانوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس کے ذریعہ اہالیان لاہور پر ہمیشہ کے لئے واضح ہو گیا۔ کہ اسلام خدا تعالیٰ کا زندہ مذہب ہے، قرآن اس کی زندہ کتاب ہے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کے مقدس مامور ہیں۔ اور یہ کہ اس دور پُر فتن میں جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی المصلح الموعود اور اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ جو خدائے عز و جل نے ۱۸۸۶ء میں فرمائی۔ اور جس کا اعلان بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ۲۰ رفروری کو ہوشیار پور سے فرمایا۔

جماعت احمدیہ نے گذشتہ ماہ ۲۰ رفروری کو ہوشیار پور میں اس مکان کے عین سامنے جمع ہو کر جس میں خدا کا مامور چالیس دن دنیا سے علیحدہ رہ کر اپنے رب سے مناجات کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا تھا۔ کہ اس کا کلام پورا ہوا۔ اس کی آیات نے تاریک تار عالم کو روشن کر دیا۔ اور وہ مصلح موعود ظاہر ہو گیا۔ جس کا آنا دنیا کے لئے ایک انقلاب عظیم کا پیش خیمہ ہے۔ اور چونکہ یہ بشارت عظمیٰ ۱۳ ٹیمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور کے مکان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی۔ اور اس طرح لاہور کو بھی ایک بہت بڑا شرف حاصل ہو گیا۔ اس لئے جماعت احمدیہ لاہور نے ضروری سمجھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کو دیکھتے ہوئے ایک مقام پر جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ اس کے حضور اپنی عقیدت کا ناچیز ہدیہ پیش کرے اور اس کا دلی اخلاص سے شکر ادا کرے کہ اُس نے اس زمانہ میں جو دہریت کا زمانہ ہے۔ جو کفر و الحاد کا زمانہ ہے اپنا پاک چہرہ نمایاں فرمایا۔ اور ہمیں المصلح الموعود کا زمانہ دیکھنا نصیب ہوا۔ چنانچہ کل ۱۲ رمارچ پٹیالہ ہاؤس گراؤنڈز میں ایک وسیع شامیانہ کے نیچے یہ عظیم الشان تاریخی اجتماع ہوا۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اجتماع حد درجہ ایمان افزا۔ اور خدا تعالیٰ کا ایک تازہ نشان تھا۔ چاروں طرف انسانوں کا ایک دریا اُمڈا ہوا نظر آتا تھا۔ جن میں نہ صرف احمدیہ جماعت کے افراد شامل تھے بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ہندو، سکھ، عیسائی اور دوسرے مذاہب کے افراد بھی شامل تھے جنہوں نے پورے سکون اور اطمینان کے ساتھ آخر وقت تک تمام جلسہ کی کارروائی سُنی اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق فائدہ اٹھایا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سوا دو بجے کے قریب جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور کی تشریف آوری سے قبل جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے حضور کا یہ ارشاد مبارک تمام لوگوں کو سنایا جو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بار بار دہرایا جاتا رہا کہ

(”درود اور ذکر الٰہی میں وقت گزاریں۔ لغو بات کوئی نہ کرے۔ نہ آتے نہ جاتے دعائیں کثرت سے کریں۔ نعرہ کوئی نہ لگائے“)

حضور نے تشریف آوری پر جلسہ گاہ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ خود حضور نے اور اُن دوسرے اصحاب نے جو سفر کر کے اس جلسہ میں شامل ہوئے تھے قصر نماز پڑھی۔ لیکن مقامی دوستوں نے پوری نماز ادا کی۔ جلسہ گاہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے آراستہ تھی۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ الہام کہ ”خدا تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیگا“ اور المصلح الموعود کے متعلق یہ الہام کہ ”وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائینگی“ موٹے حروف میں لکھوا کر سٹیج کے قریب لگا دیا گیا تھا۔ اور ہر شخص کی نظر بار بار ان کلمات کی طرف اُٹھتی اور اُسے توجہ دلاتی تھی۔ کہ دیکھو ہمارا خدا کیسا زندہ اور طاقتور خدا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے انتظام میں نمایاں حصہ لیا۔ جماعت احمدیہ لاہور کے اور افراد بھی اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر کمربستہ تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا اچھا انتظام تھا۔ اور عورتوں کے لئے بھی برعایت پردہ جلسہ سننے کا اہتمام تھا۔ قادیان سے بہت سے دوست ایک روز قبل لاہور پہنچ چکے تھے۔ باقی افراد جو سینکڑوں کی تعداد میں تھے ۱۲ رمارچ کی صبح کو روانہ ہوئے۔ اس غرض کے لئے بعض ڈبے ریزرو کرائے گئے تھے۔ جن کی وجہ سے بہت سہولت رہی۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب امیر قافلہ تھے۔ قادیان کی بہت سی خواتین بھی اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے گئیں۔ جن کے لئے لاہور سٹیشن پر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے لاریوں کا انتظام تھا۔

ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد یہ تاریخی جلسہ شروع ہوا۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

اور جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے نے بحیثیت قائمقام جناب میاں عبداللہ صاحب سنوری مرحوم ایک برجستہ تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سفر ہوشیارپور اور چلہ کے حالات بیان فرمائے۔ اور المصلح الموعود کے متعلق اس مقام پر خدا کا جو کلام نازل ہوا۔ اسے نہایت مؤثر اور جذب رکھنے والے انداز میں بیان فرمایا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین "المصلح الموعود" کھڑے ہوئے اور حضور نے وہ پُر جلال تقریر فرمائی۔ جس کا ایک ایک لفظ دل میں اترتا جا رہا تھا۔ قلوب دھلتے جا رہے تھے۔ اور انوار آسمان سے اترتے ہر شخص کو نظر آ رہے تھے۔ "المصلح الموعود" کے متعلق خدا نے جو کلام نازل فرمایا۔ اس میں مصلح موعود کی ایک علامت خدائے عزوجل نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اس کا نزول ایسا ہی ہوگا کان اللہ نزل من السماء گویا خدا آسمان سے اتر آیا۔ اور وہ لوگ جو کل کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ ان میں سے ہر شخص اس بات کی شہادت دے سکتا ہے۔ کہ ایسا ہی نظارہ وہ اپنی روحانی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ بلکہ ایک مقام تو خود اس مصلح موعود کی زبان مبارک سے یہ کلمات بلند ہوئے۔ جو ہزاروں انسانوں نے اپنے کانوں سے سنے۔ کہ

"اس وقت مَیں نہیں بول رہا۔ بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے"!

حضور نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد عجز و انکسار کے ساتھ وہ قرآنی دُعائیں پڑھنی شروع کیں۔ جو جلسہ ہوشیارپور کے موقعہ پر بھی پڑھیں تھیں۔ تمام مجمع حضور کی آواز کے ساتھ ساتھ آہستگی مگر رقت تضرع اور خشوع کے ساتھ وہ دُعائیں پڑھتا گیا۔ دلوں میں درد تھا آنکھوں میں نمی تھی۔ اور ہر شخص آستانۂ ایزدی پر گرا ہُوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ لوگ جو ہماری جماعت میں شامل نہیں۔ جنہوں نے آج تک اسلام کے لیے جاں نثار خدام اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھے۔ وہ تو ایک تصویر حیرت بنے کھڑے ہی تھے۔ خود جماعت احمدیہ کے افراد اپنے ایمانوں میں ایک نمایاں تازگی محسوس کر رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس انکشاف عظیم کے معاً بعد آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں۔ فرشتوں کی قطاریں در قطاریں زمین والوں کی اصلاح کے لئے نازل ہونی شروع ہوگئی ہیں۔ اور اسلام کی دوبالی کا آغاز ہوگیا ہے۔ اب کوئی نہیں۔ جو اس فتح کو روک سکے۔ اور کوئی نہیں۔ جو ان دروازوں کو بند کر سکے۔

دعاؤں کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اٰمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الیٰ ابراھیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب کے قرآنی الفاظ میں وہ عہد دہرایا جو ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی کے جواب میں قرآن کریم میں مسلمانوں کے مونہہ سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ عہد نامہ بھی بکمال خشوع و خضوع دہرایا گیا۔

اس کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ جو قریباً سوا گھنٹہ جاری رہی۔ یہ تقریر اہل لاہور کے لئے حجت تھی۔ یہ تقریر اہل پیغام کے لئے حجت تھی۔ یہ تقریر ہر مخالف اسلام کے لئے حجت تھی۔ بڑی تحدی کے ساتھ حضور نے اسلام اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت پیش فرمائی۔ اور بڑی تحدی سے حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور اپنے دعویٰ مصلح موعود کو پیش فرمایا۔

تقریر کے بعد مبلغین سلسلہ نے اختصار کے ساتھ وہ تبلیغی کارنامے پیش کئے۔ جو المصلح الموعود کے زمانہ میں حضور کی زیر ہدایت انہوں نے سر انجام دیئے۔ اور جن کی وجہ سے نہ صرف المصلح الموعود نے زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بھی دنیا کے کناروں تک پہنچا۔ چنانچہ انگلستان کے متعلق جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ نے سپین اور اٹلی کے متعلق انچارج صاحب تحریک جدید نے برلن کے متعلق ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے۔ ہنگری البانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ پولینڈ اور زیکوسلویکیہ کے متعلق انچارج صاحب تحریک جدید نے شمالی امریکہ کے متعلق حضرت مفتی محمد صادق صاحب و جناب مولوی محمد الدین صاحب کی بجائے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے جنوبی امریکہ کے متعلق انچارج صاحب تحریک جدید نے سیرالیون گولڈ کوسٹ نائیجیریا کے متعلق جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے مصر کے متعلق مولوی محمد سلیم صاحب نے۔ کینیا کالونی یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے متعلق جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے۔ سیلون اور ماریشس کے متعلق جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے فلسطین کے متعلق مولوی ابوالعطاء صاحب نے شام کے متعلق جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اور روس کے متعلق جناب مولوی ظہور حسین صاحب نے مختصر تقاریر کیں۔

چونکہ وقت زیادہ ہو چکا تھا۔ اور اکثر لوگوں نے ۶½ بجے کی گاڑی سے واپس جانا تھا۔ اس لئے باقی تبلیغی مشنوں کے حالات بیان نہ ہو سکے۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے فرمایا۔ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی۔ کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔

حضور نے یہ تقریر صرف چند منٹ فرمائی مگر ایسے پُر جلال الفاظ میں کہ اگر کفر کو ایک پہاڑ سے مشابہت دی جائے۔ تو بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضور کی اس تقریر نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ حق ظاہر ہو گیا۔ اور باطل بھاگ گیا۔ اور کیوں ایسا نہ ہوتا کہ باطل کبھی حق کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا چھ بجے کے قریب یہ مبارک جلسہ دُعا پر ختم ہُوا۔ اور سب دوست اللہ تعالےٰ کے اس تازہ نشان پر حمد و ثنا اور تسبیح و تحمید کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ یہ جلسہ صرف تین گھنٹے رہا۔ مگر قلوب میں اور تاریخ احمدیت کے صفحات میں ایسے ان مٹ نقوش چھوڑ گیا ہے۔ جو صدیوں تک تازہ رہیں گے۔ اور ہمیشہ سعید دلوں کی ہدایت اور راہنمائی کا باعث بنتے رہیں گے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

مرکزِ احمدیت میں احرار کی فتنہ انگیزی کے متعلق ذمہ وار حکام کو قبل از وقت انتباہ

جماعت احمدیہ پشاور کے اجلاس منعقدہ ۱۱ فروری ۱۹۴۴ء میں حسب ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے:۔ (۱) احمدی تعطیلات کرسمس میں گزشتہ باون سال سے قادیان میں اپنے سالانہ جلسہ میں شرکت کرتے ہیں۔ یہ جلسہ ہمیشہ سے امن و امان سے ہوتا چلا آیا ہے۔ مگر گزشتہ دو سال سے احرار ہمارے جلسہ کے موقعہ پر ہمارے مقدس مقامات پر شرارت کرتے ہیں۔ گزشتہ سال احرار کے ارادے جس قدر خطرناک تھے۔ اتنے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔ انہوں نے گلی کوچوں اور پبلک راستوں پر لاؤڈ سپیکر نصب کر دیئے۔ اور احمدیوں کو مشتعل کرنے کے لئے نہایت نازیبا تقریریں کرتے رہے۔ اگر ہمارے لیڈروں کی دانشمندانہ پالیسی آڑے نہ آتی۔ تو نتائج نہایت خطرناک نکلتے۔ اس لئے ہم حکام متعلقہ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتے ہیں۔ کہ اس صورت حالات کو قطعاً برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ قیام امن کے ذمہ وار افسروں کو اپنے فرائض کا احساس کرنا چاہیئے۔ اور آئندہ احرار کے اس نہایت ہی بے ہودہ اور اشتعال انگیز رویہ کو بند کرنے کے لئے بروقت مناسب کارروائی کرنی چاہیئے۔ ورنہ اگر کوئی واقعہ پیش آیا۔ تو اس کی ذمہ داری متعلقہ حکام پر ہوگی۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقول ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب آنریبل چیف منسٹر پنجاب چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ سی کنگ ایسکوائر کمشنر لاہور۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور ناظر صاحب امور عامہ قادیان اور ایڈیٹر الفضل کو ارسال کی جائیں۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پشاور

حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی پاکیزہ زندگی

منذر خوابوں کا سلسلہ تو جاری تھا ہی مگر قریباً ہفتہ ہوا۔ جب میں نے حضرت سیدہ ام طاہر کے لئے بہت دعا کی۔ بارہ یا ایک بجے بستر پر گئی۔ دو بجے کا وقت ہوگا۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ ایک تاریک و تار کمرہ میں کھڑی ہوں۔ بجلی کا سوئچ دبایا۔ مگر روشنی نہیں ہوئی۔ طبیعت میں گھبراہٹ ہوئی۔ اور مونہہ سے نکلا۔ بلب فیوز ہوگیا۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی نیند اڑ گئی۔ خواب کا دل پر اتنا اثر تھا۔ کہ باوجود کوشش کے بستر پر لیٹ نہ سکی۔ اٹھی اڑھائی بجے کا وقت تھا۔ نماز شروع کردی۔ صبح تک دعا کی۔ مگر تسلی نہ ہوئی۔ یقین ہوگیا۔ کہ ام طاہر ہماری مجلس کو تاریک کر گئیں۔ دوسرے ہی دن لاہور انہیں دیکھنے چلی گئی۔ راستہ بھر یہی ڈر تھا۔ کہ جانے زندہ دیکھتی ہوں یا نہیں زندہ تو دیکھا مگر ضعف کا یہ عالم تھا۔ کہ مجھے سلام علیکم کہنے کی بھی جرأت نہ ہوئی۔ اشارہ سے سلام کیا۔ وہ مطلق نہ بول سکیں۔ ہاتھ کو تھوڑا سا سینہ سے اٹھایا جسے میں نے پکڑ لیا۔ سرہانے کی طرف میری لڑکی تنویر کھڑی تھی جسے آپ نظر پھیر پھیر کر دیکھتیں۔ انہیں اس سے بہت محبت تھی۔ بعض وقت کہا کرتیں۔ یہ بچی مجھے دے دو۔ میں نے اسے اشارہ سے کہا۔ سامنے آجاؤ جب وہ سامنے آئی تو ہاتھ کو پھر حرکت دی۔ یعنی اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا چاہا۔ اس نے پکڑ لیا۔ مرحومہ مغفورہ سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھا کیں۔ میں نے دیکھا کہ تنویر کی آنکھوں میں آنسو آرہے ہیں۔ اسے اشارہ سے ہٹا دیا۔ اس کے بعد انہوں نے ضعف سے آنکھیں بند کرلیں مگر جلد جلد کھول کر دیکھنے کی کوشش کرتیں ان کی نظروں میں وہی محبت تھی۔ جس کا وہ زبان سے اظہار فرمایا کرتیں۔ مگر طاقت گویائی نہ تھی۔ تاہم ڈاکٹر کی رائے تھی۔ کہ زخم کی حالت اچھی ہے۔ اور نبض بھی درست ہے۔ علاوہ ازیں اہل بیت کے چہروں پر طمانیت تھی۔ گو حضرت ام المومنین کی باتوں سے دل کانپتا تھا۔ تاہم سارے خاندان کے چہروں سے ظاہر تھا کہ یہ سب لوگ راضی برضا ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ بہر حال وہاں طبیعت کو کسی قدر سکون حاصل ہوا۔ اور میں جمعہ کے دن واپس سیالکوٹ آگئی۔ افسوس اتوار کی شب ان کے انتقال کی خبر پہنچ گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اے مریم تو فی الحقیقت مریم صفت تھی ہر وقت خدا کی خوشنودی و رضا کی جویاں رہی تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ادا کرنے میں اپنی راحت و آرام بھولے ہوئے تھی۔ عبادت تیری روح۔ خدمت خلق تیری مسرت خدمت دین تیرا مقصد حیات تھا۔ تو بیمار تھی۔ مگر اپنے فرائض ادا کرنے میں اک معجزانہ طاقت رکھتی تھی۔ کہ کبھی تکان کی شکایت سے تیری زبان شناسا نہ ہوئی۔ تیرا جنت کے پھول کی طرح کھلا ہوا چہرہ کبھی پریشانی کا اظہار نہ کرسکا۔ اے اتنی جلدی جنت کو سدھارنے والی بے شک تو جنت کا وہ پھول تھی جو صرف گلزار احمدیت میں کھلنے کے لئے مستعار آیا تجھے دیکھنے والوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوئی۔ اور تیرے پاس بیٹھنے والے تیری نزہت پاکیزہ سے دائمی مسرت پاگئے کاش کہ تو کچھ اور زندہ رہتی تیرا اور تیری قوم کی بچیاں تجھ سے مستفیض ہوتیں۔ تیری بہنوں کے افسردہ چمن میں کچھ بہار رہتی۔ تو اپنے مقدس شوہر کی اعانت کے لئے جس کے ادنیٰ اشارہ پر تو جان دینے کو تیار تھی۔ اور جس کی اطاعت و خوشنودی میں تو سب دکھ و درد بھول جایا کرتی۔ کچھ اور زندہ رہتی۔ مگر تو مجبور تھی۔ تو وہ سدا بہار پھول تھی۔ جو جنت کے لئے ہی موزوں تھا جنت کی مسرتیں تجھ سے بڑھیں۔ اے شفقت و محبت کی جان تجھ پر ہزاروں ہزار سلام تیری بے شمار نیکیاں جنت میں تیری منتظر ہیں ہزاروں بندگان خدا کی دعائیں تیرے ساتھ جا رہی ہیں تو بیکسوں کی غمگسار۔ غریبوں کی مددگار اور خادمان دین کی قدردان تھی۔ خدا نے تجھے م بہار جنت کے لئے چن لیا۔ ہم اس کی رضا پر راضی ہیں۔ اور اسی سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ تیری جنت کو وسیع تر کرے۔ کہ اس نے تجھے بہت وسیع قلب اور وسیع اخلاق دیئے تھے۔ تیرا ہونہار بچہ تیری معصوم بچیاں تیری سچی جانشین ہو کر تیری روح کی مسرتوں کو بڑھائیں۔ اور خدا کے بے شمار فضلوں کی وارث ہوں آمین ثم آمین

سیدہ فضیلت سیالکوٹ شہر

حضرت آپا جان سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ مرحومہ مغفورہ کے روحانی فیوض

آپا جان حضرت سیدہ مرحومہ مغفورہ کے پاک و مطہر وجود کی مفارقت سے تقاضائے بشریت جس قدر بھی رنج و غم پہنچے کم ہے مگر انا للہ وانا الیہ راجعون ہم اسی میں راضی ہیں جس میں خدا تعالےٰ کی رضا ہے بالخصوص طبقہ خواتین پر سیدہ مرحومہ کے اتنے احسانات ہیں۔ کہ ہم کبھی ان سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتیں سوائے اس کے کہ ہم درد دل سے حضرت مرحومہ کی بلندئ درجات کے لئے دعاؤں میں مداومت اختیار کریں۔ کہ اللہ کریم آپ کو اپنے خاص فضل و رحمت سے نوازے اور اپنے سایۂ عاطفت میں خاص جگہ دے آمین ثم آمین آپ کی جدائی کی یاد اشکباری کے بغیر نہیں چھوڑتی۔ آپ کی یہ خاص صفت تھی۔ کہ جو بہنیں اپنی تکالیف آپ کے روبرو بیان کرتیں۔ آپ ان کی باتوں کو نہائت التفات اور توجہ سے سنتیں اور حتی الامکان ان کی مشکلات رفع کرنے کی انتہائی کوشش فرماتیں۔

عاجزہ کو آپا جان مرحومہ سے ۱۹۲۱ء سے شرف تعارف حاصل تھا۔ دارالامان میں ہمیشہ ملاقات کے موقعہ پر خندہ پیشانی اور بتوجہ دلی پیش آتی تھیں۔ جب بھی خط لکھا۔ جواب فی الفور ارقام فرمایا۔

آپ کی روحانیت کا ایک خاص واقعہ میں بھی پیش کرتی ہوں۔ جو ازدیاد ایمان کا باعث اور حضرت مرحومہ کے لئے دعا کی تحریک کا موجب ہوگا۔ ماہ جنوری ۱۹۲۶ء کا واقعہ ہے۔ کہ یہ عاجزہ درد شقیقہ میں مبتلا ہوگئی۔ دو ہفتے کے قریب ہوچکے تھے۔ کہ میں اس تکلیف میں متواتر بے چین و بے کل چلی آرہی تھی۔ اور کسی دوائی سے مرض میں تخفیف نہیں ہوتی تھی۔ ایک روز رات کو عاجزہ نے اپنے رب کے حضور بہت ہی تضرع سے دعا کی۔ کہ یا اللہ صبح درد سر نہ ہو۔ اسی طرح یہ عاجزہ دعائیں کرتی کرتی سوگئی۔ کہ میں نے خواب دیکھا۔ کہ میں دارالامان میں ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے در دولت پر حاضر ہوئی ہوں اور سیدھی آپا جان مرحومہ کے کمرہ کی طرف گئی ہوں کمرہ کے اندر داخل ہونے پر کیا دیکھتی ہوں۔ کہ آپا جان ایک پلنگ پر تنہا قیام فرما ہیں۔ عاجزہ کو دیکھ کر پلنگ کے سرہانے کی جگہ چھوڑ کر پائینتی کی جانب کھسک کر بیٹھ گئیں۔ اور عاجزہ کو سرہانے کی جانب بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ عاجزہ کے عذر پر آپ نے اصرار فرما کر بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ عاجزہ نے بہ تعمیل حکم قبول کیا۔ آپ نے خیریت دریافت فرمائی۔ عاجزہ نے اپنی تکلیف درد شقیقہ کا مفصل حال عرض کیا۔ سن کر فرمایا۔ کہ آپ رب کل شیئ خادمک پڑھیں آپ کو صحت کامل ہو جائے گی۔ اس کے بعد معاً میری آنکھ کھل گئی۔ اور عاجزہ کی طبیعت میں جو بوجھ سا گھبراہٹ اور بے چینی تھی۔ خواب دیکھنے کے بعد سب دور ہوگئی۔ بلکہ طبیعت میں ایک بشاشت سکون اور اطمینان تھا۔ اور ساتھ ہی عاجزہ نے دعا سے رب کل شیئ خادمک کا ورد شروع کردیا۔ جب آنکھ لگ جاتی۔ تو دعا بند ہو جاتی۔ مگر پھر تھوڑی دیر بعد آنکھ کھل جاتی۔ اور میں پھر دعا پڑھتی

شروع کر دیئے۔ حتےٰ کہ صبح ہو گئی۔ صبح کو بفضلہ تعالیٰ عاجزہ کو درد کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ اور بکلی صحت ہو گئی۔ الحمد للہ

عاجزہ نے اپنا تمام ماجرا تکلیف و خواب بذریعہ عریضۂ عقیدت بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ الله الودود عرض کیا۔ اور ایک عریضہ حضرت سیّدہ مرحومہ مغفورہ کی خدمت بابرکت میں گذارش کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو جواب بدستخط حضرت مفتی محمد صادق صاحب پرائیویٹ سکرٹری صادر فرمایا۔ و نیز سیّدہ مرحومہ نے جو جواب ارقام فرمایا وہ درج ذیل کرتی ہوں:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا مکتوب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور پہنچا۔ حضور نے بعد ملاحظہ فرمایا۔ "رب کل شیئٍ خادمك کی دعا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسم اعظم کے طور پر قرار دیا ہے"۔ حضور نے آپ کے لئے دعا بھی فرمائی ہے۔

والسلام خاکسار مفتی محمد صادق
پرائیویٹ سکرٹری ۲۵/۲/۳۶

حضرت آپا جان سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ نے جو جواب ارقام فرمایا وہ درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمہ بہن صاحبہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دیر ہوئی۔ کہ آپ کا خط دستی مجھے موصول ہوا تھا مگر بوجہ مصروفیت پھر علالت کے باعث آپ کو جواب نہ دے سکی۔ آپ کی خواب بہت ہی مبارک ہے۔ حضرت اقدس کو میں نے سُنائی۔ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ اس کا جواب جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ یہ دعا ہر بلا کو رفع کرنے کے لئے اسم اعظم ہے۔ اور فرماتے تھے۔ جو شخص روزانہ اس کا استعمال کرتا ہے وہ آفات سے بچایا جائے گا۔

میری صحت ایک عرصہ سے خراب رہتی ہے۔ میرے لئے دعا فرمایا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرمائے۔ آمین بچوں کو پیار۔ خاکسار ام طاہر احمد
۲ را پریل ۱۹۳۶ء

عاجزہ اہلیہ شیخ عبد الرحمٰن نائب صدر قانونگوئی کپور تھلہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کا اقرار

غیر مبایعین کی زبان سے!!!

جب ضد اور تعصب کا غلبہ ہو تو وہ روشن حقائق بھی انسان کی آنکھوں سے مخفی ہو جایا کرتے ہیں جنہیں اس سے پہلے وہ خود تسلیم کر چکا ہوتا ہے۔ حال ہی میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر "مصلح موعود" ہونے کا جو عظیم الشان انکشاف فرمایا ہے۔ غیر مبایعین کے اکابر اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے ہیں۔ لیکن مخالفت کے اس جوش میں غالباً انہیں یاد نہیں رہا۔ کہ آج وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ اس کی تردید کسی زمانہ میں وہ اپنے ہی ہاتھوں سے کر چکے ہیں۔

ذیل میں غیر مبایعین کی چند تحریریں پیش کی جاتی ہیں۔ غیر مبایعین کا فرض ہے کہ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی مخالفت کرنے سے قبل ان تحریروں پر غور فرمائیں۔ ورنہ یہی سمجھا جائے گا۔ کہ انکی موجودہ مخالفت سراسر ضد اور تعصب پر مبنی ہے۔ کیونکہ ان کا موجودہ رویہ خود انہی کی پہلی تحریروں کے خلاف ہے۔

اپریل ۱۴ء میں جب سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بر سر آرائے خلافت ہوئے۔ غیر مبایعین مرکز سلسلہ سے کٹ کر لاہور چلے گئے۔ اور وہ تمام اختلافی مسائل منظر عام پر آ گئے جنہیں مولوی محمد علی صاحب "کفر اور شرک کے زبردست قلعے" قرار دے رہے ہیں۔ اس وقت ان کے ایک چوٹی کے رکن خواجہ کمال الدین صاحب کی مندرجہ ذیل تحریر پیغام صلح میں شائع ہوئی۔

"ہاں یہ امر بالکل سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود ہمیں ایک آنے والے کی اطلاع دیتے ہیں۔ وہی ایک ایسا ہوگا۔ جو سب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔ وہ ممکن ہے کہ حضرت اقدس کی موجودہ اولاد میں سے ہو......۔ ہم تو دل سے آرزومند ہیں کہ وہ ان صاحبزادگان والا تبار میں سے کوئی ہو۔ تا کہ باب فتوح قریب ہو۔ اور اگر خود حضرت صاحبزادہ محمود احمد ہی وہ ہوں۔ تو ہمیں اس سے بھی انکار نہیں"۔
(پیغام صلح ۲۱ اپریل ۱۴ء)

اس تحریر سے دو باتیں بالکل ظاہر ہیں (۱) اول یہ کہ غیر مبایعین کے اکابرین کے نزدیک مسئلہ نبوت۔ کفر و اسلام وغیرہ جملہ اختلافی مسائل کے باوجود اپریل ۱۴ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مصلح موعود ہونے کا امکان موجود تھا۔ (۲) دوم یہ کہ ان کی دلی خواہش بھی اس وقت یہی تھی۔ کہ حضور ایدہ اللہ ہی مصلح موعود ہوں۔ اس کے علاوہ دو اور حوالے ملاحظہ ہوں۔ یہ حوالے بھی خلافت ثانیہ کے آغاز کے بعد کے ہیں۔ اس لئے یہ عذر نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عقائد کا انہیں علم نہ تھا:-

(۱) "اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند۔ صاحب علم۔ صاحب عفت۔ صالح اور نہایت نیک اطوار اور ائمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں۔ اور یہ سب فرزند بلاشبہ روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رُو سے حضرت مسیح موعود کی آل ہیں۔ اور انّ اللہ معك ومع اھلك کے الہام کے پورے مصداق ہیں"۔
(لیڈنگ آرٹیکل پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۴ء)

(۲) "پیارے ناظرین ہم آپکو یقین کلی دلاتے ہیں۔ کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا و ماویٰ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں"۔
(لیڈنگ آرٹیکل پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۴ء)

مندرجہ بالا دو حوالوں میں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مندرجہ ذیل صفات تسلیم کی گئی ہیں۔

(۱) صاحب علم (۲) صاحب عفت (۳) صالح اور نیک اطوار (۴) ائمۃ الہدیٰ ہونیکے ہر طرح قابل۔ (۵) روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رُو سے حضرت مسیح موعود کی آل (۶) "ان اللہ معك ومع اھلك کے الہام کے پورے مصداق"۔ (۷) "بزرگ" (۸) "امیر۔ ملجا و ماویٰ" (۹) پاکیزگیٔ روح" (۱۰) "بلندی فطرت" (۱۱) "روشن جوہری" (۱۲) "علو استعداد" (۱۳) "سعادت جبلی"۔

مندرجہ بالا تیرہ عظیم الشان صفات ایسی ہیں جو یقیناً ایک نہایت بزرگ اور بلند پایہ ہستی ہی میں جمع ہو سکتی ہیں۔ اب سوال قابل غور یہ ہے۔ کہ اگر اب بھی غیر مبایعین اپنی ان تحریروں پر قائم ہیں۔ اور اسی امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ

(ا) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کا امکان (باوجود اختلاف عقائد کے) موجود ہے۔

(ب) ان کی دلی خواہش بھی یہی ہو۔ کہ حضور ہی مصلح موعود ہوں

(ج) ایک بڑے سے بڑے بزرگ میں جو صفات ہو سکتی ہیں۔ وہ بھی سب کی سب

یکجائی طور پر حضرت امیر المومنین میں موجود
ہیں۔ تو پھر آج سیدنا حضرت امیر المومنین
ایدہ اللہ تعالیٰ کے دعویٰ مصلح موعود کو تسلیم
کرنے میں آخر کونسی روک باقی ہے؟ اور
موجودہ مخالفت آخر کیا معنے رکھتی ہے؟
صاف بات یہ ہے۔ اگر ہمارے غیر
مبایعین دوست اپنے بزرگوں کی لکھی ہوئی
مندرجہ بالا تحریروں کا بھی کچھ احترام کرتے
ہیں۔ تو ان کا فرض ہے کہ مومنانہ جرأت سے
کام لیکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دعویٰ
مصلح موعود کو تسلیم کرلیں۔ اور اگر وہ ان
تحریروں پر آج قائم نہیں ہیں تو اس صورت
میں ہم بجا طور سے ان سے یہ پوچھنے کا حق
رکھتے ہیں کہ اپریل ۱۹۱۴ء کے بعد وہ کونسے
نئے حالات پیدا ہوگئے ہیں جن کی بنا پر
غیر مبایعین کے نزدیک (۱) آج حضرت امیر المومنین
ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کا امکان
نہیں رہا (۲) نہ ان کی دلی خواہش رہی ہے کہ
حضور ہی مصلح موعود ہوں (۳) اور نہ آج
حضور میں وہ عظیم الشان صفات باقی رہی ہیں
جو اپریل ۱۹۱۴ء میں باوجود اختلاف عقائد
کے پائی جاتی تھیں؟ آخر اپریل ۱۹۱۴ء کے بعد
غیر مبایعین اصحاب کے خیالات میں اسقدر انقلاب
کیوں واقع ہوگیا؟

خاکسار خورشید احمد بھاٹی گیٹ لاہور

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نیپلز ۱۲ مارچ۔ مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے اتحادی طیاروں کی بمباری سے متاثر ہو کر برلین کے بجائے برسلاؤ کو دارالسلطنت قرار دے دیا ہے۔ برلین سے دفاتر وغیرہ نکالنے کا کام کئی ہفتے پہلے نہایت خاموشی سے شروع کیا گیا تھا۔ برسلاؤ، برلین سے ۲۰۰ میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے اور جنگ سے پہلے کی پولش سرحد سے صرف ۳۰ میل دُور ہے۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ مغربی یورپ پر حملہ آور ہونیوالی اتحادی افواج کے سپریم کمانڈر انچیف جنرل آئزن ہاور نے سانڈرسٹ میں شاہی مسلح کوروں کے روبرو تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے امید ہے۔ مَیں اگلی دفعہ آپ لوگوں سے دریائے رائن کے مشرقی کنارے پر ملاقات کرونگا۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ حال ہی میں ایک بمبار طیارے نے مشرقی کینیڈا سے کراچی تک ساڑھے آٹھ ہزار میل کی مسافت ۴۹ گھنٹے ۳۲ منٹ میں طے کی

لنڈن ۱۲ مارچ۔ حکومت برطانیہ نے مسٹر ڈی ولیرا وزیر اعظم آئرلینڈ کے نام ایک مراسلہ ارسال کر کے ظاہر کیا ہے کہ حکومت امریکہ نے جرمن اور جاپانی سفارت خانوں کو ایرا سے نکالنے کا جو مطالبہ کیا ہے۔ اسمیں حکومت برطانیہ کی رفاقت بھی شامل ہے۔ آج لنڈن کے سیاسی حلقوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ اگر اتحادیوں کا مطالبہ ایرا نے نہ مانا تو اتحادی اسے کسی قسم کی امداد نہیں دیں گے۔ جس سے ایرا کی حالت خطرناک صورت اختیار کر جائے گی۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ اتحادی طیاروں نے نیوگنی اور نیوبرٹن کے قریب جاپانیوں کے ۱۳ جہاز غرق کر دیئے۔ امریکن طیاروں نے چین کے اڈوں سے اڑ کر ہانگ کانگ پر بمباری کی۔

نئی دہلی ۱۲ مارچ۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہوکانگ کی وادی میں جاپانیوں سے دو گاؤں چھین لیے گئے۔ مائیں گوانگ اور والابوم کے علاقہ میں جاپانیوں کی اٹھارہویں فوج کے بچے کھچے سپاہیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ اس علاقے کی جنگل کی لڑائیوں میں آج تک ۸ ہزار جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور ان کا بہت سا سامان اتحادی فوج کے ہاتھ آیا ہے۔

دہلی ۱۲ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی برما کے مورچہ پر اتحادی فوجوں نے گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دشمن کو ڈیڑھ میل اور پیچھے دھکیل دیا ہے۔

الجزائر ۱۲ مارچ۔ موسیو پیشو سابق وزیر داخلہ کے لئے سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا تھا کہ ملزم کے وکیل نے اس حکم کے خلاف اپیل دائر کر دی ہے۔ اگر یہ اپیل نامنظور ہوگئی تو آپ جنرل ڈیگال سے رحم کی درخواست کرینگے

نیویارک ۱۲ مارچ۔ امریکہ کی ایک مشہور فرم نے ایک نئی قسم کا کپڑا پٹرول اور سمندر کے پانی سے تیار کیا ہے۔ اب یہ کارخانہ اس کپڑے سے بحرالکاہل میں لڑنے والی فوجوں کے لئے مچھردانیاں تیار کر رہا ہے۔ یہ کپڑا بے حد مضبوط ہے اور انسان کے جسم کو ضرر نہیں پہنچاتا۔ اگر اسے کسی شعلے پر رکھ دیں۔ تو وہ فوراً پگھل جائے گا۔ مگر جلے گا نہیں۔

انقرہ ۱۲ مارچ۔ سوویٹ ریڈیو کی خبر ہے کہ جنوب مغربی یوکرین میں جن روسی فوجوں نے نیا حملہ بولا ہے۔ وہ رومانیہ کی مشرقی سرحد سے صرف ایک سو میل دُور ہیں۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ آئرلینڈ کی طرف سے امریکہ کے اس نوٹ کو ٹھکرانے کے بعد کہ ڈبلن میں جاپانی اور جرمن سفارتخانوں کو بند کر دیا جائے۔ امریکن نوٹ کو آئرلینڈ میں الٹی میٹم تصور کیا گیا۔ اور فوج کو تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا۔ اہم فوجی مقامات پر پہرہ لگا دیا گیا۔ مقامی ڈیفنس والنٹیروں کی لام بندی کر دی گئی اور انہیں ہتھیار دیدیئے گئے۔ مسٹر ڈی ولیرا نے اپوزیشن لیڈروں کو بلایا اور سارے ملک میں حملہ کی افواہیں پھیل گئیں۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ روسی ہوائی جہازوں نے اسٹونیا کے دارالسلطنت پر زبردست بمباری کی۔ جہاں جرمنوں کی فوجی سرگرمیاں جاری تھیں۔

نیویارک ۱۲ مارچ۔ سکرٹری امور خارجہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایک براڈکاسٹ میں امریکہ کی اس پراجیکٹ کی حمایت کی۔ کہ تیل کی پائپ لائن عرب میں سے گزار کر بحیرہ روم تک لے جائی جائے۔ عرب میں امریکہ کو تیل کے سلسلہ میں جو مراعات ملی ہیں۔ ان سے فائدہ نہ اُٹھانا ہماری بھاری بدقسمتی ہوگی۔

ماسکو ۱۲ مارچ۔ یوکرائن میں پانچ سو میل لمبے مورچہ پر روسی فوجیں آگے بڑھتی ہوئی دو سو مقامات پر قبضہ کر چکی ہیں۔ ان فوجوں کو اہم کامیابی مغربی علاقہ میں ہوئی ہے۔ جہاں ٹرناپول کو جانے والی ریلوے لائن کاٹ دی ہے۔ جنوب مشرق میں جو دستے بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن ٹرناپول میں جم کر لڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر روسی دستے لڑتے بھڑتے آگے بڑھ رہے ہیں۔ جنوبی روس کے سارے محاذ پر جرمن افراتفری کی حالت میں سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ رہے ہیں۔

واشنگٹن ۱۲ مارچ۔ وسطی بحرالکاہل میں مونگے کے ایک اور جزیرہ بوتھا پر امریکی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس مقام پر جاپانیوں نے کوئی مقابلہ نہ کیا۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ کل دن کے وقت بھاری بمباروں نے شمالی فرانس میں فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ دشمن کا ایک جہاز بھی مقابلہ پر نہ آیا۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ ٹوکیو کی خبر ہے کہ کیشو میں ہوائی حملوں کے بچاؤ کے انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔

دہلی ۱۲ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں کانگرس پارٹی کی ایک تخفیف کی تحریک ۴۸ کے مقابلہ میں ۵۰ ووٹوں کی کثرت سے منظور ہوگئی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ اگزیکٹو کونسل کے لئے کوئی خرچ منظور نہ کیا جائے مسلم لیگ پارٹی اور نیشنلسٹ پارٹی نے بھی اس تحریک کی تائید کی۔ اس پارٹی کے لیڈر نے کہا۔ ہم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ حکومت ہند کو اہل ملک کی حمایت حاصل نہیں۔ سر راما سوامی مدلیار۔ سر میکسویل اور سر سلطان احمد نے تحریک کی مخالفت میں تقریریں کیں۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ یوگوسلاویہ کے کنارے کے پاس ہلکے اتحادی جہازوں نے ایک جرمن جہاز کو ڈبو دیا۔ اور کچھ جرمن قیدی بنالئے۔ ایک جہاز اطالوی ساحل کے پاس غرق کیا گیا۔

لنڈن ۱۲ مارچ۔ اٹلی میں موسم کی خرابی کیوجہ سے سارے محاذ پر بڑی کارروائیوں میں رکاوٹ ہے۔ البتہ گشتی دستے سرگرم رہے۔ اور دشمن کو کافی نقصان پہنچاتے رہے۔ انزیو کے محاذ سے اتحادی توپوں نے دھواں دھار گولہ باری کی۔ خرابیٔ موسم کیوجہ سے ہوائی سرگرمیاں کم رہیں۔ دیکھ بھال